JIBAS **(**The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro Pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

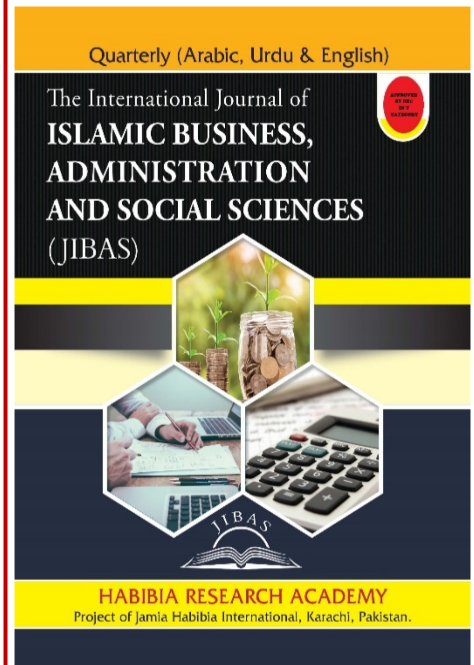

TOPIC:

FIQH AL- ḤADĪTH AND "BAZL AL-MAJHŪD": THE STYLE OF MAULĀNA KHALĪL AḤMAD SAHĀRANPURĪ'SSPECIAL STUDY

فقہ الحدیث اور بذل المجہود: مولانا خلیل احمد سہارن پوری کا اسلوب (خصوصی مطالعہ)

AUTHORS:

1. *DR. Muhammad Haroon, IRI International Postdoctoral Fellow 2022-2023 Islamic International University Islamabad Email ID: drharoonuos@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-1046-1279*
2. *Iqra Arzoo, Mphil Scholar University of Lahore (Sargodha Campus) Email ID: iqraarzoo565@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0009-0005-8182-7142*
3. *Ameer Hamza, PhD Scholar University of Sargodha, Email ID: aunhamza@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0009-0002-3523-6753*

How to Cite: *Haroon, Muhammad, Iqra Arzoo, and Ameer Hamza. 2023. "FIQH AL- ḤADĪTH AND "BAZL AL-MAJHŪD&Quot;: THE STYLE OF MAULĀNA KHALĪL AḤMAD SAHĀRANPURĪ'SSPECIAL STUDY: فقہ الحدیث اور بذل المجہود:مولانا خلیل احمد سہارن پوری کا اسلوب(خصوصی مطالعہ)" International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 3 (3):01-16.*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/112.

QR. Code

Vol. 3, No.3 || July –September 2023 || P. 01-16
Published online: 2023-09-30

FIQH AL- ḤADĪTH AND "BAZL AL-MAJHŪD": THE STYLE OF MAULĀNA KHALĪL AḤMAD SAHĀRANPURĪ'SSPECIAL STUDY

فقہ الحدیث اور بذل المجہود: مولانا خلیل احمد سہارن پوری کا اسلوب (خصوصی مطالعہ)

Muhammad Haroon, Iqra Arzoo, Ameer Hamza,

ABSTRACT:

Scholars of Ḥadīth have divided it into two parts: Isnād (chain of narrators) and Matn (text of the Prophetical Narration). Then, these two parts lead to discussions in two branches; the knowledge related to the chain of narrators is called "'Ilm al-Riwāyah," while the knowledge related to the text of the ḥadīth is termed "'Ilm al-Dirāyah.". An important branch of 'Ilm al-Dirāyah is "Fiqh al- Ḥadīth." Fiqh al- Ḥadīth serves as a means to understand the accurate interpretation and depth of the meanings of Hadith. It involves extracting legal rulings, elucidating the reasons behind those rulings, reconciling conflicting narrations, comparing and contrasting them, determining preferences, abrogation, and explaining the context of peculiar hadiths. Fiqh al- Ḥadīth has been the most favored art among the scholars and commentators of hadith, providing them with insights that they have been benefiting from since ancient times. In the utilization of Fiqh al- Ḥadīth, commentators on hadith have developed their own distinct styles. Among the commentators on hadith in the Indian subcontinent, Maulāna Khalīl Aḥmad Sahāranpurī stands out. He wrote a commentary on Sunan Abī Daw'ūd titled " Bazl al-Majhūd fi Ḥall Sunan Abī Daw'ūd," which has been published in fourteen volumes by Dār al-Bashā'er al-Islāmiyyah in Beirut. Maulāna Sahāranpurī's mentioned commentary on Fiqh al- Ḥadīth is a comprehensive compilation that serves as a valuable resource. In the following lines, an attempt will be made to highlight Maulāna Khalīl Aḥmad Sahāranpurī's methodology and approach in Fiqh al-Ḥadīth with a focus on presenting it as a clear demonstration.

Keywords**:** *Isnād (chain of narrators) and Matn (text of the ḥadīth), Fiqh al-Ḥadīth, Maulāna Khalīl Aḥmad Sahāranpurī, Bazl al-Majhūd fi Ḥall Sunan Abī Daw'ūd.*

ابتدائیہ: ماہرین علوم الحدیث کی طرف سے حدیث کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: سندِ حدیث و متنِ حدیث۔ پھر ان دو حصوں سے دو قسم کے علوم بحث کرتے ہیں؛ جو علم سندِ حدیث سے وابستہ ہے اسے "علم الروایۃ" جب متن حدیث سے متعلقہ علم کو "علم الدرایۃ" کہاجاتا ہے۔ علم الدرایہ کی ایک اہم شاخ "فقہ الحدیث" بھی ہے۔ فقہ الحدیث، حدیث کے صحیح فہم اور اس کے معانی کی گہرائی تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، مسائل فقہیہ کے استخراج، احکام کی علل، باہم متعارض روایات کے مابین جمع و تطبیق، ترجیح و تنسیخ اور غریب الحدیث کی توضیح و تشریح میں مدد ومعاون ہوتا ہے۔ فقہ الحدیث محدثین وشارحینِ حدیث کا مرغوب ترین فن رہا ہے؛ جس سے ابتدائے زمانہ سے استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ فقہ الحدیث سے استفادہ میں شارحین حدیث کا اپنا اپنا اسلوب رہا ہے۔ برصغیر کے شارحینِ حدیث میں مولانا خلیل احمد سہارن پوری (م1346ھ) کا نام بھی نمایاں ہے، جنہوں نے سنن ابی داود کی شرح "بذل المجہود فی حل سنن ابی داود" کے نام سے لکھی، جو چودہ جلدوں میں دارالبشائر الاسلامیہ بیروت سے شائع ہوچکی ہے۔ مولانا سہارن پوری کی مذکورہ شرح فقہ الحدیث سے استفادہ کا ایک جامع مجموعہ ہے، شرح حدیث کے دوران ہمیں جابجا مختلف فقہی مسائل کا استنباط کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، کہیں فقہی مسئلہ میں

ہیں، کہیں کسی فقہی حکم کی حکمت اور علت کی وضاحت کرتے ہیں، اور کبھی حدیث سے فقہی مسئلہ کو ثابت کرنے کے بعد اس پر نئے پیش آمدہ مسئلہ کو بھی قیاس کے ذریعے ثابت کرتے ہیں۔ ذیل کی سطور میں مولانا خلیل احمد سہارن پوری کے فقہ الحدیث میں منہج واسلوب کو منصۂ شہود پر لانے کی کوشش کی جائے گی:

استنجاء میں طاق عدد واجب نہیں

سنن ابو داؤد کی کتاب الطہارۃ کے باب: فی الاستتار فی الخلاء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ، وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ[1]

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا سہارنپوری نے ایک مسئلہ کا استنباط کیا ہے جس سے فقہائے احناف کے موقف کی تائید ہوتی ہے؛ کہ استنجاء کے سلسلے میں احناف کا مذہب حدیث کے خلاف نہیں ہے،

چنانچہ لکھتے ہیں: قلت: هذا يدل على أن الإيتار أمر مندوب إليه، وهذا أمر متفق عليه، ولا يدل على وجوب التثليث بل يدل على عدم وجوبه، فإنه إذا استنجى بحجر واحد يكون ممتثلًا بهذا الحديث قطعًا، وكذلك الجزء الثاني يدل على أن من ترك الاستنجاء بالوتر، سواء كان واحدًا أو ثلاثة، واستنجى بحجرين، فلا حرج فيه، فلو كان التثليث واجبًا لا يصح أن يقال: "لا حرج" في تركه[2]"

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ استنجاء میں طاق عدد مستحب ہے اور یہ بات متفق علیہ بھی ہے، اس حدیث سے بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ استنجاء میں تثلیث یعنی تین ڈھیلے یا پتھر استعمال کرنا واجب نہیں، اس لیے کہ اگر کوئی فرد ایک ڈھیلے یا پتھر سے استنجا کرے تو وہ بھی یقینی طور پر حدیث پر عمل کرنے والا سمجھا جاتا ہے، اسی طرح اس حدیث کے دوسرے جزو سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ اگر کوئی شخص استنجاء میں طاق عدد یعنی ایک یا تین ڈھیلے یا پتھر استعمال نہیں کرتا، تو وہ گناہگار نہیں ہوگا، اگر تین ڈھیلوں کا استعمال ہی واجب ہوتا تو "لاحرج" کے الفاظ نہ کہے جاتے۔" مولانا سہارنپوری نے اس حدیث سے مسئلہ کا استنباط کر کے جہاں امام شافعی کی دلیل کا جواب دیا ہے تو وہیں احناف کے مذہب کو بھی ثابت کیا ہے۔

پانی سے استنجاء کرنا مستحب ہے ناجائز نہیں

کبھی کبھی حدیث سے مسئلہ کا استنباط کر کے کسی فقیہ کے موقف پر رد بھی کرتے ہیں، چنانچہ باب فی الاستنجاء بالماء کی حدیث ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا، وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ، وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ، فَقَضَى حَاجَتَهُ،

فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدْ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ[3] "حضور اقدس ﷺ ایک مرتبہ کسی باغ میں تشریف لے گئے کہ آپ کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا، اس کے ساتھ پانی کا ایک چھوٹا سا برتن تھا؛ وہ ہم میں سب سے چھوٹا تھا، اس نے وہ برتن بیری کے ایک درخت کے نیچے رکھا، آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی، پھر باہر تشریف لائے، اور پانی سے استنجاء فرمایا"۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا سہارنپوری نے ایک مسئلہ فقہیہ کا استنباط کر کے اصحاب ظواہر پر رد بھی کیا ہے، لکھتے ہیں: وفي الحديث دلالة على جواز استخدام الغلمان الأحرار، واستحباب الاستنجاء بالماء، ورد على من كره الاستنجاء بالماء, لأن الماء مطعوم[4]

"اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آزاد نابالغ بچوں سے بھی خدمت کروائی جاسکتی ہے، اس بات کا مفہوم بھی ثابت ہو رہا ہے کہ پانی سے استنجاء کرنا بھی مستحب ہے، اور ان لوگوں تردید بھی ہو رہی ہے جن کا کہنا ہے کہ پانی سے استنجاء کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس کا تعلق کھانے پینے والی اشیاء سے ہے"۔ مولانا سہارن پوری نے اس مقام پر پانی سے استنجاء کے مکروہ ہونے کے قائلین کی تردید فرمائی ہے، لیکن ان کا نام ذکر نہیں کیا، اگر قائلین کا نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو قاری کے لیے بہت زیادہ دلچسپی کا باعث ہوتا۔

بلی کا جھوٹا پاک ہے

کبھی کبھی کسی حدیث سے مسئلہ کا استنباط کر کے اس کی علت کا بھی تذکرہ کر دیتے ہیں، چنانچہ باب في سؤر الهرة میں ہے:

عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي، فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ، فَأَكَلَتْ مِنْهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ» ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا[5]

"حضرت داؤد بن صالح بن دینار کی والدہ فرماتی ہیں کہ ان کی مالکہ نے انہیں ہریسہ تیار کر کے دیا کہ جاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے آؤ، میں جب ان کے گھر گئی تو وہ اس وقت نماز میں مشغول تھیں، انہوں نے مجھے اشارے سے کہا کہ اسے رکھ دو، پس ایک بلی آئی اور اس نے اس میں سے کھالیا، جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے بھی اسی جگہ سے کھایا جہاں سے بلی نے منہ لگایا تھا، اس پر خود ہی فرمانے لگیں: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تھا بلی کا جھوٹا نجس نہیں، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں گھومتی پھرتی ہے، اور میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو بلی کے جھوٹے سے وضو کرتے ہوئے دیکھا"۔

اس حدیث کی تشریح میں مولانا سہارنپوری نے اس مسئلہ فقہیہ کا استنباط کر کے اس کی علت کا بھی تذکرہ کیا ہے، لکھتے ہیں:

والحديث يدل على أن سؤر الهرة طاهر لعلة الطواف، ولا يدل على نفي الكراهة أصلاً[6] "یہ حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ بلی کا جھوٹا پاک ہے اور اس کی علت یہ ہے کہ وہ گھروں میں گھومتی رہتی ہے، جس سے بچنا مشکل ہے، لیکن کراہت کی نفی بھی نہیں کر رہی"۔

سو کر اٹھنے والے کے لیے فوراپانی میں ہاتھ ڈالنا ممنوع ہے

بعض اوقات حدیث سے مسئلہ کے استنباط کے بعد اس کی علت کا ذکر کر کے اس کے مفہوم کے عام ہونے کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔اس کی مثال باب فی الرجل یدخل یدہ فی الاناء قبل ان یغسلھا میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ[7]

"رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ پانی والے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے ، یہاں تک کہ انہیں تین مرتبہ دھونہ ڈالے ، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے"۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا سہارنپوری نے ایک مسئلہ کا استنباط کرتے ہوئے اس کی علت کو بھی ذکر کیا ہے ، لکھتے ہیں:
والحديث يدل على المنع من إدخال اليد في إناء الوضوء عند الاستيقاظ من الليل، لكن التعليل بقوله: "فإنه لا يدري أين باتت يده"، يقضي بإلحاق نوم النهار بنوم الليل، وإنما خص نوم الليل بالذكر للغلبة[8]

"جب کوئی انسان رات کو اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے پانی کے برتن میں نہیں ڈالنے چاہییں، لیکن جو علت نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں فرمائی "کہ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے" یہ خود فیصلہ کر رہی ہے کہ یہ حکم صرف رات کی نیند کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ دن کی نیند سے اٹھنے کے بعد بھی یہی حکم ہے، کیونکہ وہاں بھی یہی علت پائی جارہی ہے، البتہ حدیث مذکور میں رات کا ذکر بطور غلبہ کے کر دیا گیا ہے"۔

سمندر کا پانی پاک ہے اگرچہ اس میں مردار ہوں

کبھی کبھی کسی حدیث سے مسئلہ کا استنباط کر کے یہ بتاتے ہیں کہ یہ مسئلہ اجماعیہ ہے اس پر امت کا اجماع ہے، چنانچہ باب الوضوء بماء البحر میں ہے:

سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ[9]

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں: وهذا الحديث يدل على أن البحر ماؤه طاهر مطهر، وهذه المسألة إجماعية ، أجمعت الأمة على ذلك، وأيضًا يدل على أن ميتة البحر حلال، وهذه المسألة اختلفت الأئمة فيها، فعند الإمام الشافعي يحل جميع حيوانات البحر حتى كلبه وخنزيره وثعبانه وهو المصحح عند الشافعية[10]

"یہ حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ سمندر کا پانی طاہر بھی ہے اور مطہر بھی، اور یہ مسئلہ تو اجماعیہ ہے کہ اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے، اور اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ سمندر کا مردار بھی حلال ہوتا ہے۔"

وضو میں پاؤں کا دھونا ہی ضروری ہے مسح کی گنجائش نہیں سوائے موزوں کی حالت میں

اس کی مثال باب فی اسباغ الوضوء کی اس روایت میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ، فَقَالَ: «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ[11]

"رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے جس شخص کی ایڑیاں وضو میں خشک رہ گئیں تو وہ جہنم میں جائیں گی اس لیے جب وضو کرو تو مکمل کرو"۔

مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں: وهذا الحديث دليل على وجوب غسل الرجلين، وأن المسح لا يجزئ وعليه جمهور الفقهاء، ولم يثبت خلاف هذاعن أحد يعتد به في الإجماع،وأيضًا يدل على ذلك أن جميع من وصف وضوءرسول الله–صلى الله عليه وسلم – في مواطن مختلفة وعلى صفات متعددة متفقون على غسل الرجلين، ولم ينقل عنهم مسحهما إلَّا في حالة لبس الخفين، ولو كان مسح الرّجلين جائزًا لَفَعَلَه –صلى الله عليه وسلم–مرة من الدهر لبيان الجواز، ولنُقل عنه – صلى الله عليه وسلم[12] "اس سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ وضو میں پاؤں کا دھونا ہی ضروری ہے؛اور تمام فقہائے کرام کا یہی موقف ہے؛ پھر جتنے بھی صحابہ کرام سے وضو کی احادیث مروی ہیں ان میں سے کسی سے بھی یہ بات مروی نہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی وضو میں مسح فرمایا ہو، سوائے موزوں کی حالت کے۔ اگر پاؤں پر مسح جائز ہوتا تو کم از کم ایک آدھ مرتبہ تو رسول اللہ ﷺ اپنے پاؤں پر مسح فرماتے، حالانکہ ایسا کسی بھی روایت میں مذکور نہیں۔"

اس حدیث سے پاؤں کے غسل کا اثبات کر کے مولانا سہارنپوری نے روافض پر رد کیا ہے کہ ان کا مذہب یہ ہے کہ وضو میں پاؤں کا مسح کیا جاتا ہے، مزید برآں اپنے مذہب کی تائید میں جمہور فقہائے کرام کے اجماع کو بھی پیش کیا ہے اور یہاں جو تعبیر اختیار فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ان تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ جن میں سے کسی ایک کے اختلاف سے اجماع منعقد نہیں ہوتا، معلوم یہ ہوا کہ روافض کے اس مسئلہ میں اختلاف کرنے سے اجماع پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

الفاظ صریحہ سے طلاق دینے میں نیت کا اعتبار نہیں

کبھی کبھی حدیث سے مسئلہ کا استنباط کرتے ہوئے "والحدیث یدل" کہتے ہیں اور بعد میں ائمہ کے مذہب کی طرف اشارہ بھی کر دیتے ہیں، اس کی مثال کتاب النکاح کے باب: فی الطلاق علی الھزل میں ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ "[13]

"رسول کریم ﷺ سے مروی ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مذاق بھی سنجیدگی ہے اور سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں: نکاح، طلاق اور رجوع (یعنی طلاق دینے کے بعد خاوند کا اپنی بیوی سے رجوع کرنا)"۔

اس حدیث کے ضمن میں مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں: والحديث يدل على أن من تلفظ هازلاً بلفظ نكاح أو طلاق أو رجعة أوعتاق وقع منه ذلك. أما في الطلاق: فقد قال بذلك الشافعية والحنفية وغيرهم، وخالف في ذلك أحمد ومالك فقالا:

إنه يفتقاللفظ الصريح إلى النية، وبه قال جماعة من الأئمة، منهم الصادق والباقر والناصر، واستدلوا بقوله تعالى: وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ، فدلت على اعتبار العزم، والهازل لا عزم منه[14]

"اس حدیث سے مفہوم ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مذاق میں نکاح کے لفظ سے نکاح کر لے ،طلاق کے لفظ سے طلاق دے دے، طلاق دے کر مذاق میں رجوع کر لے یا مذاق میں اپنے غلام کو آزاد کر دے، تو اس سے وہ چیز واقع ہو جاتی ہے۔ البتہ مذاق میں طلاق کے معاملے میں کچھ ائمہ کا اختلاف ہے شافعیہ اور حنفیہ کا کہنا ہے کہ مذاق میں لفظِ طلاق بولنے سے بغیر نیت کے طلاق ہو جاتی ہے، جب امام احمد اور امام مالک کا کہنا ہے کہ اگر مذاق میں طلاق کے لفظ بولے ہیں تو پھر نیت معیار ہو گی، اور یہی مذہب ہے ائمہ کی ایک جماعت کا جن میں امام صادق، باقر اور ناصر شامل ہیں، ان حضرات کی دلیل قرآن پاک کی آیت ہے جس میں کہ اگر تم طلاق کا عزم کرو، اور مذاق میں طلاق دینے والا شخص عازم نہیں ہوتا۔ لیکن صاحب بحر علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں کہ عزم کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے جب وہ لفظ غیر صریح ہو، اگر وہ لفظ ہی صریح ہو تو عزم اور ارادے کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا، لہذا آیت سے استدلال ہی درست نہیں، کیونکہ یہ آیت نازل ہی مولیٰ کے حق میں ہوئی تھی، لہذا حدیث اور آیت میں تطبیق دینے کی ضرورت نہیں۔

حدیث سے ثابت ہونے والے فقہی مسئلہ پر دوسری چیزوں کا قیاس

بعض اوقات حدیث سے مسئلہ کا استنباط کر کے اس پر کسی دوسرے فقہی مسئلہ کو بھی قیاس کرتے ہیں۔ اس کی مثال س کی ایک اور مثال کتاب الاطعمۃ کی روایت میں موجود ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً، وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ[15]

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں کوئی مکھی گر جائے تو اسے مکمل ڈبو لیا کرو، اس لیے کہ اس کے دو پروں میں سے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے، اور دوسری میں شفاء، اور وہ اپنے اس پر کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے، اس لیے اسے مکمل ڈبو لیا کرو"۔

اس حدیث کے ضمن میں مولانا لکھتے ہیں: وفي الحديث دليل على أن وقوع الذباب في الطعام وفي الشراب وموته فيه لا ينجسه، وقيس عليه كل ما ليس له دم سائل[16]

"اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر کھانے، پینے کی کسی چیز میں کوئی مکھی گر جائے یا گر کر اس میں مر جائے تو وہ چیز ناپاک نہیں ہوتی، اور اسی پر ان تمام چیزوں کو قیاس کر لیا جائے جن میں بہنے والا خون نہیں ہوتا"۔

ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں ان میں عدل ضروری ہے

کبھی کبھی کسی حدیث سے کسی مسئلہ کا استنباط کر کے اس کی تائید میں احناف کے مذہب کو ذکر کرتے ہیں اور پھر اس استنباط شدہ مسئلہ کی دلیل قرآن سے دیتے ہیں، چنانچہ اس کی مثال باب فی المقام عند الکبر میں موجود ہے: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي [17] " نبی ﷺ نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح فرمایا تو ان کے پاس تین دن تک ٹھہرے، پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تین ہی رات کا ٹھہرنا میرا تیرے پاس، تیری اور تیرے لوگوں کی رسوائی نہیں ہے، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس سات دن تک ٹھہروں، اور اگر آپ کے لیے سات دن ہوں گے تو پھر باقی بیویوں کے لیے بھی سات ہی ہوں گے"۔ اس حدیث کے ضمن میں مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں وهذاالحديث يدل على وجوب العدل على الزوج، إذا كان له أكثر من زوجة. ومذهب الحنفية في ذلك: أن الرجل إذا كان عنده أكثر من امرأة، فعليه العدل بينهن في حقوقهن من: القسم، والنفقة، والكسوة، لا في المودة، والمجامعة؛ فيجب عليه التسوية في المأكول، والمشروب، والملبوس، والسكنى، والبيتوتة[18]" مذکورہ حدیث سے پتہ چلا کہ خاوند پر اپنی بیویوں کے درمیان عدل کرنا واجب ہے، اور احناف کا مذہب یہ ہے کہ جب کسی شخص کے ایک سے زیادہ بیویاں ہوں، تو اس پر ان بیویوں کے حقوق کے اعتبار سے عدل کرنا واجب ہے، اور بیویوں کے حقوق میں ان کی باری، نفقہ، کپڑے، شامل ہیں، ان سے محبت، مجامعت میں عدل واجب نہیں، اسی طرح کھانے، پینے، لباس، رہائش اور رات گزارنے میں بھی عدل واجب ہے"۔ اس کے بعد اس کی دلیل قرآن پاک سے دیتے ہوئے لکھتے ہیں: **والاصل فیہ قولہ عز وجل**: والأصل فيه قوله عزَّ وجلَّ: فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً، أي: إن خفتم أن لا تعدلوا في القسم، والنفقة في نكاح المثنى، والثلاث، والرباع، فواحدة، ندب سبحانه وتعالى إلى إنكاح الواحدة عند خوف ترك العدل في الزيادة. وإنما يخاف على ترك الواجب، فدل على أن العدل بينهن واجب، وإليه أشار في آخر الآية بقوله: ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا، أي: لا تجوروا، والجور حرام، فكان العدل واجبًا ضرورة[19]" اس بارے میں اصل دلیل تو قرآن پاک کی آیت ہے جس میں ہے کہ اگر تمہیں خوف ہو کہ تم ایک سے زیادہ شادیاں کرو گے تو تم ان کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے تو تم ایک ہی بیوی سے شادی کرو، تو اس آیت میں حق تعالیٰ نے ظلم کے خوف کی وجہ سے ایک بیوی سے نکاح کرنے کا حکم دیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ بیویوں کے درمیان عدل کرنا واجب ہے، اور اسی کی طرف آیت کے آخر میں بھی اشارہ کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ حکم اس لیے دیا ہے کہ تم کسی پر ظلم نہ کرو،، کیونکہ ظلم تو حرام ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ بیویوں کے درمیان عدل کرنا واجب ہے"۔

میت کو عبادات مالیہ کا ثواب بھی پہنچتا ہے

کبھی کبھی کسی حدیث سے مسئلہ کا استنباط کر کے اس میں ائمہ کے اختلاف کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں، اس کی مثال کتاب الزکاۃ کے باب فی فضل سقی الماء میں ہے:

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟، قَالَ: «الْمَاءُ» ، قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا، وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ[20]

"حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گذارش کی، یا رسول اللہ ﷺ! سعد کی ماں وفات پاچکی ہیں، تو کون سا صدقہ ان کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے؟ فرمایا: پانی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ نے ایک کنواں کھودا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔"

اس حدیث کی تشریح میں مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں: وهذا الحديث يدل على أن ثواب العبادات المالية يصل إلى الموتى بإجماع أهل السنَّة. وأما البدنية ففيه خلاف، فعند الحنفية يصل ثوابها أيضًا إلى الأموات، والشافعية ينكرونها[21]"

اس سے پتہ چلتا ہے عبادات مالیہ کا ثواب فوت شدہ لوگوں کو ایصال کیا جاسکتا ہے اور اس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے، البتہ عبادات بدنیہ کے بارے میں اختلاف ہے، حنفیہ کے نزدیک پہنچتا ہے جب کہ شافعیہ کے نزدیک نہیں"

بیوی کو یافلاں کہہ کر طلاق کی نیت کرنے کا حکم

کبھی کبھی اپنے پیش رو محدثین میں سے کسی کی طرف سے استنباط کردہ مسئلہ فقہیہ کو بعینہ نقل کر دیتے ہیں ایسی صورت حال میں دیگر ائمہ میں سے کسی ایک کے مذہب کو بھی بیان کر دیتے ہیں جس سے قاری کو بہت ساری معلومات میسر آتی ہیں، چنانچہ کتاب الطلاق کے باب: فی الوسوسۃ بالطلاق میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ، أَوْ تَعْمَلْ بِهِ، وَبِمَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا[22]

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقینا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان تمام چیزوں سے تجاوز فرمادیا ہے جن کا انہوں نے تکلم نہیں کیا، یا سرے سے انہیں کیا ہی نہیں، اوران تمام باتوں سے جو ان کے قلوب میں پیدا ہوتی ہیں"۔

اس حدیث کی تشریح کے ضمن میں مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں: واحتج الطحاوي بهذا الحديث للجمهور في من قال لامرأته: "أنت طالق" ونوى في نفسه ثلاثًا، أنه لا يقع إلَّا واحدة، خلافًا للشافعي ومن وافقه[23]

"امام طحاوی نے اس حدیث سے جمہور حضرات کے لیے ایک مسئلہ کا استنباط کیا ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہا: "أنت طالق" "تجھے طلاق ہے" اور اس جملے سے تین طلاقوں کی نیت کی تو اس کی اس نیت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا، لیکن امام شافعی اور وہ فقہا جو اس مسئلہ میں ان کے ہمنوا ہیں، کا کہنا ہے کہ جس طرح اس نے نیت کی ہے اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ الفاظ کا"۔

مزید برآں لکھتے ہیں: واحتج به أيضًا في من قال لامرأته: "يا فلانة" ونوى بذلك طلاقها، أنها لا تطلق، خلافًا لمالك وغيره؛ لأن الطلاق لا يقع بالنية دون اللفظ، ولم يأت بصيغة لا صريحة ولا كناية"

اسی طرح امام طحاوی نے اس حدیث سے ایک اور مسئلہ کا استنباط کیا ہے، لکھتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا: اے فلاں! اور اس لفظ سے طلاق کی نیت کرلی تو اسے طلاق نہیں ہو گی، اس لیے کہ طلاق کے وقوع کے لیے الفاظ طلاق کا کہنا ضروری ہے، چاہے وہ صریح ہوں یا کنایہ، جب کہ "اے فلاں" نہ تو الفاظ صریحہ میں سے ہے اور نہ ہی الفاظ کنایہ میں سے، جب کہ امام مالک کا مذہب اس کے برعکس ہے ان کا کہنا ہے کہ ایسی صورت میں محض نیت ہی سے طلاق واقع ہو جائے گی"۔

مزید برآں ایک اور مسئلہ کا استنباط کرتے ہوئے لکھتے ہیں: واستدل به أن من كتب الطلاق طلقت امرأته؛ لأنه عزم بقلبه وعمل بكتابته، وهو قول الجمهور، وشرط مالك فيه الإشهاد على ذلك[24]"

اسی طرح اس حدیث سے ایک اور مسئلہ کا بھی ثبوت ملتا ہے وہ یہ کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کی طلاق کو لکھا تو اس طرح طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ اس کی نیت نہ ہو، اس لیے کہ لکھنے کی صورت میں اس کا قلبی عزم اور کتابت کا عمل شامل ہے جس کی بناء پر طلاق کا وقوع ہو رہا ہے، لیکن امام مالک نے ایسی طلاق کے بارے میں گواہ بنانے کی شرط لگائی ہے"۔[25]

قیافہ شناسی سے نسب کا ثبوت، ایک وہم کا ازالہ

کبھی کسی حدیث کے ظاہر سے کوئی ایسا مفہوم ثابت ہو رہا ہوتا ہے جو شریعت کی نص کے متصادم ہوتا ہے ایسے مقامات پر بھی مولانا سہارنپوری اس مفہوم مخالف کی تردید کرتے ہیں درست بات کی طرف اشارہ فرمادیتے ہیں، اس کی مثال کتاب الطلاق کے باب: فی القافۃ میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، – قَالَ مُسَدَّدٌ: وَابْنُ السَّرْحِ – يَوْمًا مَسْرُورًا، – وَقَالَ عُثْمَانُ: – تُعْرَفُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " أَيْ عَائِشَةُ، أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ رَأَى زَيْدًا، وَأُسَامَةَ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا بِقَطِيفَةٍ، وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ "، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: «كَانَ أُسَامَةُ أَسْوَدَ، وَكَانَ زَيْدٌ أَبْيَضَ»[26]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے، آپ ﷺ کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نے سنا نہیں؟ کہ مجزز مدلجی نے زید اور اسامہ کے بارے میں کیا کہا؟ تحقیق جب اس نے زید اور اسامہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے سر چادر سے ڈھکے ہوئے تھے، اور صرف ان کے قدم نظر آرہے تھے، اس نے کہا یہ قدم ایسے ہیں کہ ان کا بعض، بعض سے ہے یعنی یہ دونوں باپ بیٹا ہیں"

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ قیافہ شناسی کے ذریعے نسب ثابت ہو جاتا ہے، حالانکہ یہ مفہوم شریعت کی نصوص کے خلاف ہے، یہی وجہ ہے کہ مولانا سہارنپوری نے اس حدیث کی تشریح کے دوران اس مسئلہ کا استنباط کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: أقول: ليس في هذا الحديث ثبوت النسب بعلم القيافة، وإنما هو تقوية ودفع تهمة ورفع مظنة، كما إذا شهد عدل برؤية هلال ووافقه منجم، فإن قول المنجم لا يصلح أن يكون دليلًا مستقلًا لا نفيًا ولا إثباتًا، ويصح أن يكون مقويًا للدليل الشرعي، فتأمل[27]'

'میں یہ کہتا ہوں کہ اس حدیث سے یہ بات نہیں ثابت ہوتی کہ قیافہ کے ذریعے نسب ثابت ہو جاتا ہے، بلکہ صرف اور صرف اس کے ذریعے اپنی دلیل کو تقویت مل سکتی ہے، تہمت اور بدگمانی کو رفع کیا جا سکتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چاند دیکھا اور دوسری طرف ایک نجومی نے بھی پیشین گوئی کر دی، تو اس نجومی کی بات کوئی دلیل مستقل کی حیثیت نہیں رکھتی، نہ نفی کے اعتبار سے اور نہ ہی اثبات کے اعتبار سے، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ دلیل شرعی کے لیے تقویت کا سبب بن سکتی ہے"۔

حدیث میں مذکور فقہی مسئلہ کی علت پر دوسری چیزوں کا قیاس

کبھی کبھی کسی باب کے آخر میں اس باب کی ساری احادیث کا نتیجہ اور خلاصہ کسی فقہی مسئلہ کے استنباط کے ساتھ کرتے ہیں، اس کی مثال کتاب الاطعمہ کے باب فی الثوم میں ہے:

ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الثُّومُ وَالْبَصَلُ، وَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَشَدُّ ذَلِكَ كُلِّهِ الثُّومُ، أَفَتُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كُلُوهُ وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَقْرَبْ هَذَا الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ[28]

"نبی ﷺ کے سامنے تھوم اور پیاز کا تذکرہ کیا گیا، اور پوچھا گیا کہ ان تمام چیزوں میں سے تھوم سب سے زیادہ بدبودار ہے، کیا اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: تم اسے کھا سکتے ہو لیکن جو شخص اسے کھائے تو اسے چاہئے کہ مسجد کے قریب نہ آئے، یہاں تک کہ اس کی بدبو نہ چلی جائے"۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں: وهذا الحديث والأحاديث التي في الباب تدل على أن أكل البصل والكراث والثوم مطبوخًا كان أو غير مطبوخ جائز، وعليه أن يقعد في بيته، ولا يحضر المسجد والجماعة حتى يذهب ريحه، وكذا من به جرح متعفن يخرج منه رائحة، وصاحب البخر والدفر، والذي استعمل دواء كريه الرائحة يؤدي الناس بريحه، لا يجوز لهم الخروج إلى المسجد، والشهود إلى الجماعة، والله تعالى أعلم[29]

"حدیث سے معلوم ہوا کہ پیاز اور تھوم چاہے مطبوخ ہوں یا غیر مطبوخ، دونوں طریقے سے کھانا جائز ہے، البتہ جو شخص کچا کھالے اور بدبو آنے لگے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے، مسجد اور جماعت کی نماز میں حاضری کے لیے نہ آئے یہاں تک کہ اس سے بدبو نہ چلی جائے، اسی طرح حکم ہے اس شخص کے لیے جسے کوئی ایسا زخم ہو جس سے ہر وقت بدبو آتی رہتی ہو، اور وہ شخص جس کی بغلوں اور منہ سے بدبو آتی ہو، اور وہ شخص بھی اسی حکم میں داخل ہے جو کوئی ایسی دوا استعمال کر رہا ہو جس کے استعمال کرنے سے بدبو آتی ہو، واللہ تعالیٰ اعلم"۔

نماز پڑھنے والے کو سلام کا جواب دینا

کبھی کبھی کسی حدیث سے مسئلہ کا استنباط کرتے ہوئے کہتے ہیں: فیہ دلیل، اس کی مثال کتاب الصلاۃ کے باب رد السلام فی الصلاۃ میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا، فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ،[30]

''حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ شروع اسلام میں ہم نماز میں کلام بھی کرتے تھے، ایک مرتبہ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں آیا، آپ ﷺ نماز پڑھارہے تھے، میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا''۔

اس حدیث کی تشریح میں مولانا سہارنپوری لکھتے ہیں قال القاري: قال ابن الملك: فيه دليل على استحباب رد جواب السلام بعد الفراغ من الصلاة، وكذلك لو كان على قضاء الحاجة وقراءة القرآن وسلم عليه أحد[31]''

ملا علی قاری لکھتے ہیں: ابن الملک نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو نماز کی حالت میں سلام کر دے تو نماز سے فارغ ہو کر اس کو جواب دینا مستحب ہے جس طرح نبی ﷺ نے کیا، اسی طرح اگر کوئی شخص کسی ایسی حالت میں ہو کہ وہ سلام نہ دے سکتا ہو جیسا کہ قضائے حاجت کر رہا ہو یا قرآن کی تلاوت کر رہا ہے تو وہ بھی بعد میں سلام کا جواب دے سکتا ہے''۔

خلاصہ بحث:

شارحین حدیث تشریح حدیث کے دوران مسائل فقہیہ کا استنباط بھی کرتے ہیں، مولانا سہارنپوری چونکہ خود بھی بہت بڑے فقیہ تھے اس لیے ان کی شرح میں بھی فقاہت کا غلبہ نظر آتا ہے، یہی وجہ ہے تشریح حدیث کے دوران جابجا مسائل فقہیہ کا استنباط کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مولانا سہارنپوری جب کسی حدیث سے مسئلہ فقہیہ کا استنباط کرتے ہیں تو اس سے ان کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ کبھی تو مذہب احناف کی تائید مقصود ہوتی ہے، ایسی صورت حال میں جہاں مذہب احناف کو ثابت کرتے ہیں تو وہیں دیگر ائمہ کے دلائل کا جواب بھی آجاتا ہے۔ کبھی مقصد کسی پر رد کرنا ہوتا ہے، ایسی صورت حال میں عام طور پر اپنے پیش رو شارحین یا محدثین میں کسی ایک کے مذہب پر رد کرنا ہوتا ہے، کبھی کسی حدیث سے کوئی وہم پیدا ہو رہا ہوتا ہے مولانا سہارنپوری حدیث سے مسئلہ کا استنباط کرکے اس وہم کا ازالہ کر دیتے ہیں، کہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہورہاہے اسی طرح کبھی کبھی کسی فرقہ ضالہ پر نقد کرنا بھی مقصود ہوتا ہے ۔اور کبھی مقصد کسی تعارض کو رفع کرنا ہوتا ہے کہ مولانا سہارنپوری حدیث سے مسئلہ کا استنباط کرکے اس تعارض کو رفع کر دیتے ہیں جو اس سے ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ بعض مقامات پر کسی حدیث سے مسئلہ کا استنباط کرکے پھر دلیل کے طور پر آپ ﷺ کے ذاتی عمل کو پیش کرتے ہیں، اور ساتھ میں اجماع کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں، اس طریقے سے عام طور پر مقصود فرق ضالہ میں سے کسی ایک پر رد بھی ہوتا ہے۔ مزید بر آں کبھی کبھی اپنے پیش محدثین اور شارحین کے اقوال سے بھی استنباط کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ،لیکن استنباط کرنے کے بعد عام طور پر اپنی ذاتی رائے کا اظہار نہیں کرتے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا سہارنپوری نے اپنی کتاب میں جہاں کہیں مسائل فقہیہ کا استنباط کیا ہے وہاں زیادہ تر ائمہ کے مذاہب اور ان کے مابین پائے جانے والے اختلاف کا تذکرہ ضرور کیا ہے۔ لیکن اس ضمن میں محض ذکر مذاہب پر ہی اکتفاء کیا ہے دلائل کی طرف تعرض نہیں کیا۔

حوالہ جات:

[1] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الاستتار فی الخلاء، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج1ص9۔
1.Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Taharah,Bab fi al istitar fil Khala,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol1p9.

[2] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد، الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج1ص276۔
2. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol1p276.

[3] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الاستنجاء بالماء، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج1ص11۔
.3.Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Taharah,Bab fi al istitar fil Khala,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol1p11..

[4] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج1ص305۔
4. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol1p305.

[5] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی سؤر الہرۃ، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج1ص20۔
5. Al sajistani, Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Taharah,Bab fi sur al hirrah : Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol1p20.

[6] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج1ص430۔
6. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol1p305.

[7] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب: فی الرجل یدخل یدہ فی الاناء قبل ان یغسلھا، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج1ص25۔
7. Al sajistani, Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Taharah,Bab fi al rajul yadkhulu yadahu fil inaaee qabla un yaghsilaha : Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol1p25.

[8] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ ج1ص502۔
8. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol1p502.

[9] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بماء البحر، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج1ص21۔

9.Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Taharah,Bab al wuzuee bima e albahr: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol1p21.

[10] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داوٗد،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج1ص447۔

10. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol1p447.

[11] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داوٗد، کتاب الطہارۃ، باب فی اسباغ الوضوء، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج1ص24۔

11.Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Taharah,Bab fi isbagh e al wuzu: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.1p24.

[12] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داوٗد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج1ص491۔

12. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol1p491..

[13] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داوٗد، کتاب النکاح، باب فی الطلاق علی الھزل، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج2ص259۔

13. Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al nikah ,Bab fi al talaq ala al hazal: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.2p259..

[14] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داوٗد،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج8ص181۔

14. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.8p181...

[15] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داوٗد، کتاب الاطعمۃ، باب: فی الذباب یقع فی الطعام، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج3ص .365

15. Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al atema ,Bab fi al zubab yaqauo fi altaam: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.3p365..

[16] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داوٗد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج11ص569۔

16. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.11p569...

[17] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داوٗد، کتاب النکاح، باب: فی المقام عند البکر، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا- بیروت، ج2ص240۔

17. Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al nikah,Bab fi al maqam end al bikr,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.2p240...

[18] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج8ص50۔

18. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.8p50....

[19] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج8ص50۔

19. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.8p50....

[20] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا-بیروت، ج2ص130۔

20. Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al zakat,Bab fi fazl e saqye al maaee,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.2p130....

[21] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج6ص543۔

21. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.6p543.....

[22] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب: فی الوسوسۃ بالطلاق، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا-بیروت، ج2ص264۔

22. Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al talaq,Bab fi al waswasa bit talaq,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.2p264.....

[23] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج8ص214۔

23. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.8p214......

[24] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد، الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج8ص214۔

24. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.8p214......

[25] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج8ص214۔

25. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.8p214.......

[26] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داوٗد، کتاب الطلاق، باب: فی القافۃ، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا-بیروت، ج2ص280۔

26. . Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Talaq ,Bab fil qaafate,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.2p280.

[27] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجھود فی حل سنن ابی داوٗد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج8ص321۔

27. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.8p321........

[28] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داوٗد، کتاب الاطعمہ، باب فی الثوم، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا-بیروت، ج3ص360۔

28. Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitab al Atema,Bab fis soome,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.3p360..

[29] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجھود فی حل سنن ابی داوٗد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج11ص551۔

29. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri i, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.11p551.........

[30] السجستانی، سلیمان بن اشعث السجستانی(م275ھ)، سنن ابی داوٗد،، کتاب الصلاۃ، باب رد السلام فی الصلاۃ، الناشر: المکتبۃ العصریۃ صیدا-بیروت، ج1ص243۔

30. Al sajistani,Suliman bin ashas,al Sajistani,Sunan abi dawod,kitabus Salat ,Bab Raddes Salam e fis Salat,Alnashir: Al maktab tul asriyya Sayyida,Bairut,vol.1p243...

[31] سہارن پوری ،مولانا خلیل احمد سہارنپوری(م1346ھ)،بذل المجھود فی حل سنن ابی داوٗد، ،الناشر: دارالبشائر الاسلامیۃ ،بیروت،الطبعۃ الاولی1426ھ، ج4ص416۔

31. Saharan Puri,Moulana Khalil Ahmad Saharan puri, Bazlul majhood fi hal e sunan e abi dawood, Al Nashir: Dar ul Bashaer ul Islamiyya, al taba tul uoola 1426h ,Bairut,vol.4p416.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License